فون نمبر ۲۹ بسم اللہ الرحمن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ — ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۵ احسان ۱۳۴۵ ہش ۵ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ ۲۵ جون ۱۹۶۶ء	نمبر ۱۴۶

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو اور خدا تعالےٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ

جو اس نصیحت کو ورد بنائیگا اور عملی طور سے دعا کرے گا اللہ تعالےٰ اس پر فضل کریگا

"میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ جس قدر کوئی شخص قرب حاصل کرتا ہے۔ اسی قدر مواخذہ کے قابل ہے۔ اہلبیت زیادہ مواخذہ کے لائق تھے۔ وہ لوگ جو دور ہیں وہ قابل مواخذہ نہیں لیکن تم ضرور ہو۔ اگر تم میں ان پر کوئی ایمانی زیادتی نہیں تو تم میں اور ان میں کیا فرق ہوا۔ تم ہزاروں کے زیر نظر ہو۔ وہ لوگ گورنمنٹ کے جاسوسوں کی طرح تمہاری حرکات و سکنات کو دیکھ رہے ہیں.....

اپنے آپ کو ٹٹولو اور اگر بچہ کی طرح اپنے آپ کو کمزور پاؤ تو گھبراؤ نہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا صحابہ رضی کی طرح جاری رکھو۔

راتوں کو اٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالےٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی نے بھی تدریجاً تربیت پائی وہ پہلے کیا تھے ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آبپاشی کی۔ آپؐ نے ان کے لئے دعائیں کیں بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا۔ جس طرح حضور علیہ السلام چلتے اسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔ تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو۔ تہجد میں اٹھو، دعا کرو، دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالےٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائے گا اور عملی طور سے دعا کرے گا اور عملی طور پر التجا خدا کے سامنے لائے گا۔ اللہ تعالےٰ اس پر فضل کرے گا اور اس کے دل میں تبدیلی ہوگی۔ خدا تعالےٰ سے نا امید مت ہو ؏ بر کریماں کارہا دشوار نیست"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۴ جون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ ربوہ ۲۴ جون۔ کل مورخہ ۲۳ جون کی شام کو مجلس تحریک جدید نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ کی دورہ یورپ سے کامیاب مراجعت پر آپ کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ، صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلا صاحبان بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرکے واپس تشریف لائے ہوئے مبلغین اسلام اور بہت سے دیگر احباب نے شرکت کی۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف مسجد ڈنمارک کا سنگ بنیاد رکھنے اور یورپ کے احمدیہ مشنوں کا معائنہ کرنے کے بعد حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں استقبالیہ تقریب کا آغاز دفاتر تحریک جدید کے باغیچہ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے کی۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول نے محترم صاحبزادہ صاحب کے دورہ یورپ پر اپنی ایک تازہ نظم خوش الحانی سے پڑھکر سنائی۔ بعدہ محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب وکیل التعلیم و وکیل الزراعت نے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی خدمت میں ایڈریس پیش کی۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے تقریر کرتے ہوئے مسجد ڈنمارک کی تعمیر سے متعلق بہت ہی ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ آخر میں محترم مولانا شمس صاحب نے مختصر صدارتی تقریر فرمائی اور اجتماعی دعا پر تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (مفصل خبر آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کی جائیگی)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے متعلق

احمدی خواتین کی ذمہ داری

حضرت سیّدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے احمدی خواتین کو فضل عمر فاؤنڈیشن میں چندہ دینے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"اس چندہ کے جمع کرنے کی ذمہ داری صرف مردوں پر عائد نہیں ہوتی بلکہ عورتوں پر مردوں سے بھی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے جن کی بہبودی اور ترقی کے لئے حضرت فضل عمرؓ نے اپنی تمام قوتیں اور صلاحیتیں خرچ کر دیں"۔

امید ہے جماعت کی خواتین اپنی ذمہ داری کے ادا کرنے میں جماعت کے مردوں سے کسی طرح بھی پیچھے نہ رہیں گی۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۵ جون ۱۹۶۶ء

اسلام کا پیغام پہنچانے کے راستہ میں مشکلات

(۳)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ میں فرمایا ہے کہ پیغامِ حق پہنچانے کے راستہ میں جو دقتیں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ دنیا کا ایک حصہ ایسا ہے جو ہماری بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ جب اسے بات سنائی جائے تو وہ ہماری بات سننے کی بجائے گالیاں دینے پر اتر آتا ہے۔ دنیا کا یہ حصہ بہت بڑا ہے۔ اور اکثر اس حصہ میں دیگر مذاہب کے عالم لوگ بھی شامل ہیں جو نہیں چاہتے کہ لوگ ان کے عقائد کو چھوڑ کر کوئی اور عقائد اختیار کریں۔ خواہ وہ کتنے ہی باطل ہوں۔

اس حصہ میں نمایاں طور پر ہندوؤں میں آریہ فرقہ اور عیسائی بھی شامل ہیں دراصل آریوں نے بھی جو مواد اسلام کے خلاف حاصل کیا ہے۔ وہ عیسائی پادریوں ہی سے حاصل کیا ہے۔ اس لئے اسلام کے پیغام کے راستہ میں سب سے بڑی روک وہ لوگ ہیں جو ہمارا پیغام سنکر گالیوں پر اتر آتے ہیں۔ اگرچہ یہ وہ لوگ ہیں جو علمائے دین کہلاتے ہیں۔ ان میں سے آریہ اور عیسائی پادریوں کا ایک بہت بڑا گروہ شروع ہی سے مسلمانوں اور بانی اسلام کو نعوذ باللہ گالیاں دیتا چلا آیا ہے۔

آجکل چونکہ یورپ میں الحاد نے منہ نکالا ہے۔ اس لئے بعض پادری جو چاہتے ہیں کہ مغربی دنیا مذہب سے بالکل منحرف نہ ہو جائے۔ کسی قدر مسلمانوں سے تعاون اور رواداری رکھنے کے قایل ہوتے جاتے ہیں۔ اگر یہ لوگ دیانتداری سے ایسا کرنے پر آمادہ ہوں۔ تو اس سے دنیا کو بہت فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ اور دنیا حقیقی مذہب یعنی اسلام کے پیغام سے واقف ہو سکتی ہے۔ لیکن فائدہ اٹھانے کے لئے مسلمانوں کو بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحیح حالات اور آپؑ کی صحیح تعلیمات کی طرف قرآن کریم نے مبین اشارے کئے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام پر اور آپ کی والدہ محترمہ حضرت مریم صدیقہ پر جو تہمت تراشی یہودیوں نے کی ہے۔ قرآن کریم نے نہایت زور سے اس کی تردید کی ہے اور دونوں کی نہ صرف بریت کی ہے۔ بلکہ خاص طور پر دنیا کو بتایا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے مکرم بندے تھے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام نعوذ باللہ بقول یہودیوں کے لعنتی موت نہیں مرے تھے جس کو افسوس ہے کہ عیسائیوں نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ اور نہ ان میں شیطانی روح تھی بلکہ اللہ تعالےٰ کے دوسرے انبیاء علیہم السلام کی طرح وہ بھی روح اللہ تھے۔ آپ کی پیدائش کی مثال قرآن کریم میں آدم کی پیدائش سے دی ہے۔ یعنی آدمؑ کو تو اللہ تعالےٰ نے بغیر ماں اور باپ کے پیدا کیا ہے۔ کیا وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کرنے پر قادر نہیں۔ اس میں کسی قسم کی الوہیت کی شان حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو حاصل نہیں ہوتی۔ جس طرح حضرت آدم کے بن ماں باپ پیدا ہونے سے حضرت آدمؑ میں کوئی شانِ الوہیت پیدا نہیں ہوتی۔ وہ بھی اللہ تعالےٰ کی مخلوق ہیں اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی اللہ تعالےٰ کی مخلوق ہیں۔ عیسائی پادری ان الفاظ سے جو سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو یہودیوں کے الزامات سے بریت کے لئے کہے گئے ہیں۔ مسلمانوں کو یہ دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ کہ گویا ان الفاظ سے ان کو تمام انبیاء پر برتری حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ یہاں تک چلے جاتے ہیں کہ یہ باتیں سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قرآن کریم میں نہیں آئیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کو خاتم الانبیاء قرار دیا ہے۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو صرف ایک نبی اسرائیلی نبی بتایا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ خاتم الانبیاء کے سامنے کسی نبی اسرائیلی نبی کی کوئی حقیقت نہیں اور جو باتیں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو یہودیوں کے الزامات سے بریت کے لئے کہی گئی ہیں۔ وہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی۔

الغرض قرآن کریم نے جس طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو پیش کیا ہے۔ وہ ایک عبد مکرم کے طور پر پیش کیا ہے نہ کہ یہودیوں کے قول کے مطابق نعوذ باللہ آپ لعنتی تھے۔ قرآن کریم میں جو تردیدی طور پر آپ کی صفات بیان کی ہیں۔ وہ محض اس لئے بیان کی ہیں کہ آپ پر صریح الزامات لگائے گئے تھے۔ اور آپ کی بریت ضروری تھی۔ ورنہ جو صفات آپ کی بیان کی گئی ہیں۔ وہ تمام نبیوں میں پائی جاتی ہیں۔ ان میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی کوئی خصوصیت نہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی وضاحت سے ان باتوں کو اپنی تحریرات میں بیان فرمایا ہے۔ جو اہل علم حضرات اس مسئلہ میں آپ کے علم الکلام سے ناواقف ہیں۔ وہ عیسائی پادریوں کے فریب میں آ سکتے ہیں۔ اس لئے عیسائیوں کے ساتھ رواداری کے معاملات میں انہیں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے اور کبھی یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ عیسائی واقعی خالی الذہن ہو کر مسلمانوں سے تعاون علی البر کرنا چاہتے ہیں۔ البتہ مسلمان اگر احتیاط سے کام لیں تو اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ الٰہی دین کی آخری صورت اسلام ہی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے یوم پیشوایان مذاہب جو مقرر فرمایا ہے۔ وہ نہ صرف عیسائیوں بلکہ دنیا کے تمام مذاہب کے لیڈروں سے تعاون اور صلح و صفائی کے لئے ہی مقرر فرمایا ہے۔ احمدی جماعتوں کو چاہیئے کہ اس کو ہر سال ضرور منایا کریں اور اس میں سستی نہ کریں۔ آج کے زمانہ میں یہ بھی اسلام کے پیغام پہنچانے کا ایک اچھا ذریعہ ہے۔ پاکستان میں آج بھی ہندو سکھ، عیسائی اور بدھ موجود ہیں۔ جہاں جہاں جس حد تک ممکن ہو یہ یوم ضرور منانا چاہیئے۔

الغرض جو لوگ ہمارا پیغام سننا نہیں چاہتے بلکہ سننے کی بجائے گالیاں دیتے ہیں۔ ان میں آریہ اور عیسائی بھی ہیں۔ چنانچہ اکثر عیسائی پادری احمدیوں سے تبادلہ خیالات کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ اور احمدیت نے افریقہ وغیرہ ممالک میں عیسائیت کو جو شکستیں دی ہیں۔ ان کی وجہ سے نہ صرف اس ملک کے عیسائیوں میں بلکہ تمام عیسائی دنیا میں ایک تہلکہ مچ گیا ہے۔

یہ جو کچھ بھی کامیابی ہوتی ہے۔ اس کو ہماری تدابیر اور دنیوی سامانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ یہ کامیابی خدا کے فضل سے ہی ہوتی ہے۔ اور یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء اور جماعت کی دعاؤں سے ممکن ہوا ہے۔ ورنہ دنیوی ذرائع کے لحاظ سے عیسائیوں کے مقابلہ میں ہمارے ذرائع پاسنگ کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔ جتنا روپیہ اور دیگر سامان عیسائی اپنے ایک مشن کے لئے خرچ کرتے ہیں، شائد اس کا نصف بھی ہم اپنے تمام مشنوں پر صرف نہیں کر سکتے۔ اس سے واضح ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے جو اس زور سے ہماری توجہ دعاؤں کی طرف دلائی ہے۔ تو یہ اسی وجہ سے ہے کہ دراصل الٰہی جماعتوں کی کامیابی خالصتہً دعاؤں کے ساتھ ہی وابستہ ہوتی ہیں۔ دنیا کا مقابلہ ہم نہیں کر سکتے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے سامنے دنیا کی طاقتیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ چونکہ اس نے ہم کو اس کام کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اس لئے وہی ہمارا مددگار ہے۔ اگر ہم ایک قدم اس کی راہ میں اٹھاتے ہیں۔ تو وہ ہم کو سینکڑوں قدم آگے لے جاتا ہے۔ تاہم ہمارا فرض ہے کہ ہر قدم اٹھانے کے ساتھ اس کو متواتر دعاؤں سے مضبوط کرتے چلے جائیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے جو فرمایا ہے کہ انتم الاعلون اس کی یہی وجہ ہے کہ اس کو پکاریں۔ اور ان روکاوٹوں کو دور کرنے میں اس سے امداد کریں۔ جیسا کہ خود اللہ تعالےٰ نے ہماری راہنمائی سورہ الحمد میں فرمائی ہے۔ اس میں دعا سکھائی ہے کہ

ایاک نعبد وایاک نستعین

یعنی اے خدا ہم تیری عبادت بھی تیری مدد سے ہی کر سکتے ہیں۔ اور یہ استعانت ہمیں دعاؤں کے ذریعہ ہی ہو سکتی ہے۔

فضائلِ القرآن

حضرت طالوت کے حالات قرآن حکیم کی روشنی میں

قرآن و بائیبل کا موازنہ

(محترم شیخ عبد القادر صاحب حالی سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور)

سورۃ البقرۃ میں فرمایا:۔

"کیا تجھے بنی اسرائیل کے ان سرکردہ لوگوں کا حال نہیں معلوم ہوا جو موسیٰ کے بعد گزرے ہیں جب انہوں نے اپنے ایک نبی سے کہا کہ ہم پر کوئی بادشاہ بنائیے تاکہ ہم اللہ کی راہ میں جنگ کریں۔ اسنے کہا کہ ایسا تو نہیں ہوگا کہ اگر تم پر جنگ فرض کی جائے تو تم جنگ نہ کرو۔ انہوں نے کہا (ایسا نہیں ہوگا آخر) ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں جنگ نہ کریں گے۔ حالانکہ ہمیں اپنے گھروں سے نکالا گیا ہے اور اپنے بچوں سے جدا کیا گیا ہے مگر جب ان پر جنگ فرض کی گئی تو ان میں سے ایک قلیل جماعت کے سوا سب پھر گئے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ اللہ نے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ بنا کر کھڑا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسے ہم پر حکومت کس طرح مل سکتی ہے جبکہ ہم اس کی نسبت حکومت کے زیادہ حقدار ہیں اور اسے مالی فراخی بھی (کوئی ایسی زیادہ) عطا نہیں ہوئی۔ اس نے کہا کہ اللہ نے اسے تم پر یقیناً فضیلت دی ہے اور اسے علمی اور جسمانی لحاظ سے (تم سے زیادہ) فراخی عطا کی ہے اور اللہ جسے پسند کرتا ہے اسے اپنا ملک عطا کرتا ہے اور اللہ کشائش دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ اس کی حکومت کی دلیل یہ بھی ہے کہ تم تابوت کو پا لوگے جس میں تمہارے رب کی طرف سے سکینت اور اس چیز کا بقیہ ہوگا جو کہ آلِ موسیٰ اور آلِ ہارون نے اپنے پیچھے چھوڑا فرشتے اسے اٹھائے ہوئے ہونگے اگر تم مومن ہو تو اس بات میں تمہارے لئے یقیناً ایک بڑا نشان ہے۔"

یہ ہے حضرت طالوت کے حالات کا ابتدائی حصہ جو کہ سورۃ البقرۃ میں بیان ہوا۔ بائیبل میں طالوت کی بجائے ساؤل نام ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ "وہ ایسا قد آور تھا کہ لوگ اس کے کندھے تک آتے تھے۔" (سموئیل ۱ $\frac{9}{2}$)۔

اندریں صورت ساؤل کا عرف عام میں طالوت کے نام پکارا جانا بالکل قرین قیاس اور مناسب ہے۔ ساؤل کے زیادہ تر حالات کتاب سموئیل میں ہیں۔ کچھ حالات ساؤل کے نام سے حذف کر کے دوسرے "بہادرانِ اسرائیل" کی طرف منسوب کر دئے گئے۔ یہ ٹکڑے کتاب قاضیوں میں درج ہیں۔ علمائے بائیبل نے تحقیق و تدقیق کے بعد ثابت کیا ہے کہ سموئیل کی کتاب کے بعض حصے قاضیوں کی کتاب میں شامل ہیں۔ مثلاً قاضیوں $\frac{10}{16\text{ تا }6}$

دراصل ساؤل کے حالات کا مقدمہ تھا اسے بنی اسرائیل کے قاضی افتاح کی طرف منسوب کر دیا گیا[1]۔ اسے صحیح جگہ رکھنے کے نتیجہ میں قرآنی بیانات کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ اس مقدمہ میں اس مصیبت عظمیٰ کا ذکر ہے جو کہ مدیانیوں کے حملوں کے باعث بنی اسرائیل پر ٹوٹ پڑی تھی۔

اسی طرح ساؤل کے کچھ حالات جدعون کی طرف منسوب کر دئے گئے۔ جدعون قاضیوں کے عہد میں ایک جری بہادر اور شیر دل مجاہد ہو گزرا تھا اس کا زمانہ ساؤل سے ڈیڑھ سو سال پیشتر ہے۔ جدعون اور ساؤل کے حالات کا تجزیہ کرنے سے اس تغیر و تبدل کا پتہ مل جاتا ہے۔

قاضیوں کی کتاب میں جدعون کے حالات میں لکھا ہے:۔

"جب بنی اسرائیل مدیانیوں کے سبب سے خداوند سے فریاد کرنے لگے تو خداوند نے بنی اسرائیل کے پاس ایک نبی کو بھیجا۔"

(قاضیوں $\frac{6}{8،7}$)

ساری بائیبل پڑھ جائیے جدعون کے عہد میں کسی نبی کا نام ہمیں نہیں ملتا۔ اگر کوئی اتنا بڑا نبی تھا جو کہ اس آڑے وقت کام آیا تو اس کا نام کیوں نہیں لیا گیا۔ یہ بھی قرینہ ہے کہ جدعون کے عہد میں کوئی نبی نہیں تھا البتہ ساؤل کے عہد میں حضرت سموئیل نبی تھے۔ ان سے پہلے بنی اسرائیل میں کوئی نبی برپا نہیں ہوا۔

اعمال الرسل میں لکھا ہے حضرت موسیٰ کے بعد پہلے نبی سموئیل ہوئے ہیں ($\frac{4}{22\text{-}24}$) ظاہر ہے کہ جب ساؤل کے واقعات جدعون کی طرف منسوب کئے گئے تو ساؤل کے عہد کا نبی بھی جدعون کے قصہ میں داخل ہو گیا۔

علمائے بائیبل نے تسلیم کیا ہے۔ جدعون کے حالات میں نبی کا ذکر اصلی نہیں بلکہ بعد کا اضافہ ہے پیکس کومنٹری میں لکھا ہے:۔

A Second Writer introduces a prophet who reproves Israel

P. 263

ایک دوسرے مصنف نے جدعون کے حالات میں ایک نبی کا ذکر داخل کر دیا۔ اصل کہانی سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

اسی کومنٹری کے جدید ایڈیشن میں اس الحاق کی مزید تفصیل ہمیں ملتی ہے۔ فاضل مفسر نے ثابت کیا ہے کہ جدعون کے حالات کا ایک اصل مقدمہ تھا۔ ایک بعد میں لکھا گیا۔ قاضیوں کی کتاب میں دونوں کو سمو دیا گیا۔ ایک میں بنی اسرائیل کا ذکر بصیغۂ واحد ہے اور دوسرے میں جمع کے صیغے ہیں۔ نبی والا ذکر بعد کا اضافہ ہے کیونکہ قاضیوں کے دور میں کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہوا۔

قرآن حکیم میں ہے کہ ندی کے ذریعہ مجاہدین اسرائیل کی آزمائش طالوت (یعنی ساؤل) نے کی تھی۔ قاضیوں کی کتاب میں اس واقعہ کو بھی جدعون کی طرف منسوب کر دیا گیا۔

اب لیجئے "تابوت سکینہ کی واپسی کا بیان" یہ واقعہ بروئے قرآن طالوت کے عہد کا ایک نشان ہے۔ بائیبل میں اسے بھی ساؤل کے حالات سے خارج کر دیا گیا اور ساؤل سے پہلے کے واقعات میں جوڑ دیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہے کتاب سموئیل کے پانچ اور چھ باب میں تابوت کا ذکر بے ربط طریق پر کیا گیا صاف ظاہر ہے کہ بعد میں پیوند لگایا گیا۔

پادری ڈملو اپنی مشہور تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

"تابوت کا ذکر جو پانچویں اور چھٹے باب میں ہے۔ ایسے بے جوڑ اور بے ربط طریق پر ہے کہ اس سے اس بات کا پتہ نہیں ملتا کہ یہ کس زمانہ کا واقعہ ہے۔"

تابوت سکینہ کے بارہ میں بائیبل کے بے ربط بیانات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ تابوت بنی اسرائیل کے دشمنوں نے چھین لیا۔ سات ماہ تک فلسطیوں کے ملک میں رہا۔ (سموئیل ۱ $\frac{6}{1}$)

۲۔ واپسی کے بعد بیس برس تک قریت یعریم کے اسرائیلیوں کے پاس رہا تا آنکہ حضرت داؤد علیہ السلام نے وہاں سے منگوا بھیجا۔ (سموئیل ۱ $\frac{7}{2}$ سموئیل ۲ $\frac{6}{2}$ تواریخ ۱ $\frac{13}{6}$)

۳۔ اس بیس برس کے دوران تابوت سکینہ بنی اسرائیل کی ان جنگوں میں جو ساؤل کی قیادت میں لڑی گئیں۔ ساؤل کے پاس موجود تھا۔ کتاب سموئیل میں ایک جگہ لکھا ہے۔ گھمسان کی جنگ کے دوران

"ساؤل نے اخیاہ سے کہا کہ خدا کا صندوق یہاں لا۔ کیونکہ خدا کا صندوق اس وقت بنی اسرائیل کے ساتھ وہیں تھا۔" (سموئیل ۱ $\frac{14}{18}$)

اس کے بعد فتح و کامرانی کا ذکر ہے۔ یہ آخری روایت صاف ظاہر کرتی ہے کہ ساؤل کی افواج میں عہد کا صندوق موجود تھا وہ فتح و کامرانی کا نشان اور غیر معمولی جوش و خروش پیدا کرنے کا موجب تھا۔ یہ

---

[1] پیکس تفسیر بائیبل جدید ایڈیشن (260C)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن

جس طرح پیاک قبا پھول کی مستانہ مہک
پھول کے بعد سرِ دوشِ صبا رہتی ہے

جس طرح قوسِ قزح ابر میں گھل جانے پر
اُفقِ ذہن پہ رنگین فضا رہتی ہے

جس طرح مہرِ جہاں تاب کے چھپنے کے بعد
شفقِ شام سرِ ابرِ سیہ رہتی ہے

جس طرح آئینۂ آبِ رواں کے اندر
حُسنِ مہتاب کی ضو جلوہ نما رہتی ہے

جس طرح فصلِ بہاراں کے گزر جانے پر
دلِ بلبل میں شگوفوں کی ادا رہتی ہے

جس طرح خاکِ گلستاں کی تمنائے جمیل
رُوپ میں پھول کے رنگین قبا رہتی ہے

جس طرح حافظے میں، صوت و صدا سے آزاد
شاعرِ مست کی رنگین نوا رہتی ہے

جس طرح نُور کے ہالے میں رہے ماہِ تمام
جیسے شبنم میں کرن جلوہ نما رہتی ہے

جس طرح جھیل میں خوابیدہ ہو اشجار کا عکس
جس طرح سیپ میں موتی کی ضیا رہتی ہے

ہے تری یاد یونہی خانۂ دل میں باقی
تیری تصویر ہے یوں آنکھ کے تِل میں باقی

ہم تری یاد کو سینوں سے لگا رکھیں گے
ہم تری یاد پہ بُنیادِ لعت رکھیں گے

اپنی آنکھوں میں سجائے ہوئے نار وزِ ابد
تیری تصویر کو اربابِ وفا رکھیں گے

جگمگاتے گا ترے نُور سے فانوسِ حیات
یوں ترے داغ کا تو زیرِ قبا رکھیں گے

یادگار اپنی محبت کی کریں گے تعمیر
رفعتِ اوجِ ثریا پہ بنا رکھیں گے

تیری عظمت کا ستاروں پہ نشاں گاڑیں گے
تیرے اخیار کا پرچم نہ پا رکھیں گے

تیرے دیوانے مہ و مہر پہ ڈالیں گے کمند
حلقۂ دام سرِ ارض و سما رکھیں گے

تیرا پیغام سنائیں گے جہانداروں کو
تیرے عشاق کے سر تاج بقا رکھیں گے

تیرے انوارِ معارف ترے افکارِ جمیل
وقت کے آئینے میں جلوہ نما رکھیں گے

تیری ہستی کے مقاصد کی کریں گے تکمیل
تیری عظمت سے تعلق نہ روا رکھیں گے

یہ جہاں تیرے مقامات سے آگاہ نہیں
تیرے آفاق سے ہر پردہ اُٹھا رکھیں گے

نوعِ انساں کو بُلائیں گے پناہِ حق پر
ہر بشر کیلئے آغوش کو وا رکھیں گے

تیری صہبا سے رگِ تاک رہے گی نمناک
تیری اُلفت کا ترے مست نشہ رکھیں گے

ہم کو محبوب تری رازِ زیست کا ہر لمحہ ہے
تیرے ہر لمحہ کو ہم راہ نما رکھیں گے

ہم رہیں یا نہ رہیں زندہ ترا نام رہے
ہم ترے نام کو سینوں سے لگا رکھیں گے

یہ تمنا ہے ترے ذکر کو حاصل ہو دوام
ہم ترے ذکر سے پیمانِ وفا رکھیں گے

تیرے ہر لمحے سے وابستہ ہیں یادیں اپنی
تجھ سے پائی ہیں محبت نے مرادیں اپنی

ہم تری یاد کے ایوان کریں گے تعمیر
ہر طرف نُور کے مینار نظر آئیں گے

ہم ترے قصرِ خلافت کو رکھیں گے روشن
جگمگاتے در و دیوار نظر آئیں گے

بستیاں تازہ بسائیں گے ترے پروانے
ریگزاروں میں سمن زار نظر آئیں گے

دشنۂ نُور سے ظُلمت کا جگر چیریں گے
ہر طرف صُبح کے آثار نظر آئیں گے

وہ قدح خوار جو تثلیث کے متوالے ہیں
مئے توحید سے سرشار نظر آئیں گے

جو پرستار ہیں مصنوع خداوندوں کے
جلوۂ حق کے پرستار نظر آئیں گے

تیرے انوار سے آنکھوں کو ملے گی وہ نگاہ
فاش تقدیر کے اسرار نظر آئیں گے

ہم ترے نُور کو آفاق میں پھیلائیں گے
آب و گِل بقعۂ انوار نظر آئیں گے

ہم پہاڑوں کی بلندی سے پڑھیں گے قرآں
کفر والحاد نگوں سار نظر آئیں گے

واعظ اس زور سے پھونکیں گے ترے قرنا کو
خفتۂ خاک بھی بیدار نظر آئیں گے

اتنی رفعت پہ تری یاد کا رکھیں گے کلس
ریت کے ذرّے بھی کہسار نظر آئیں گے

صفِ دشمن پہ محبت کی کریں گے یلغار
پھول رکھیں گے جہاں خار نظر آئیں گے

جب بھی ابلاغِ صداقت کو ضرورت ہوگی
تیرے دیوانے سرِ دار نظر آئیں گے

ہم کو دیکھے گا زمانہ نگہِ حیرت سے
جادۂ شوق میں خونبار نظر آئیں گے

تھک کے بیٹھیں گے نہ تکمیلِ جنوں سے پہلے
ہمہ تن جذبۂ کردار نظر آئیں گے

تیری بنیاد پہ تعمیر ابھی باقی ہے
عشق کے خواب کی تعبیر ابھی باقی ہے

واسطہ دے کے ترے چہرۂ نورانی کا
جس کا ہر شے سے تصور بھی ہمیں پیارا ہے

حضرتِ ناصرِ دیں نے ترے شیدائیوں کی
شرم کو غیرتِ ناموس کو للکارا ہے

کانپ اُٹھا ہے اس اندازِ تخاطب سے دل
شیشۂ نازک قباہت، ٹوٹ کے صد پارہ ہے

جا کے پیغام کوئی حضرتِ ناصر کو دے
اے کہ فرمان ترا جاں سے ہمیں پیارا ہے

عظمتیں دہر کی قربان تری درویشی پر
خاک پاؤں کی ترے تاجِ سرِ دارا ہے

یہ اندھیروں کا نگر، نام جہاں ہے جس کا
اے تری ذات یہاں نُور کا مینارا ہے

تیری آواز کہستانوں میں میدانوں میں
آج تقدیرِ خداوند کا نقّارہ ہے

ہم کو سوگند ہے اُس چہرۂ نورانی کی
آج بھی جس کی ہمیں حسرتِ نظارہ ہے

آج بھی جس کی محبت میں تڑپتا ہے دل
جس کی خاطر صفتِ نکہتِ آوارہ ہے

آج بھی جس کے تصور میں چھلک آتے ہیں اشک
کُنجِ دل جس کی حسیں یاد کا گہوارہ ہے

ہم کو سوگند ہے اُس چہرۂ نورانی کی
جس کا ہر خالِ مقدر کا ہمیں تارا ہے

جب بھی تحریک تو خُدّام میں فرمائے گا
جب بھی فرمان ترے لب پہ کوئی آئے گا

اس سے پہلے کہ تری جُنبشِ لب ٹھہرے گی
ہر اذیت ہمیں سامانِ طرب ٹھہرے گی

مال کیا چیز ہے ہم جاں سے گزر جائیں گے
پر حقیقت ترے ہر خواب کو کر جائیں گے

(سعید احمد اعجاز)

(بقیہ صفحہ ۳)

روایت کہ بیس برس تک صندوق ساؤل کی دسترس سے باہر قریت یعاریم میں پڑا رہا تا آنکہ ساؤل کی وفات کے بعد حضرت داؤد نے وہاں سے منگوایا۔ ان لوگوں کا کرشمۂ تحریف ہے جو ساؤل کے مخالف تھے کوئی اچھی بات ساؤل کے نام سے برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

تابوت کے متعلق بے ربط روایات میں تطبیق کے لئے بائبل کے مشہور یونانی ترجمہ سبعینیہ[1] میں بھی تبدیلی کی گئی۔ یہ ترجمہ بہتر علمائے یہود نے تیسری صدی قبل مسیح میں کیا اس ترجمہ میں ساؤل کی فوج میں صندوق کی موجودگی کے بیان کو یوں تبدیل کیا گیا کہ صندوق کی بجائے کاہنوں کا "چوغہ" ترجمہ کر دیا گیا۔ ان کو مشکل پیش آئی کہ ایک جگہ لکھا ہے کہ صندوق بیس برس تک ساؤل کی دسترس سے باہر پڑا رہا۔ دوسری جگہ ہے کہ ساؤل کی فوج میں موجود تھا انہوں نے اس عقدہ کو اپنے ناخنِ تدبیر سے یوں حل کیا کہ ساؤل کے حالات میں صندوق کا ترجمہ کاہنوں کی خلعت کر دیا (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو پیکس تفسیر بائیبل کا جدید ایڈیشن 279c) یہ ساری مشکلات کیوں پیش آئیں محض اس لئے کہ ساؤل کے زمانہ میں تابوت دشمنوں سے واپس ملا۔ ساؤل کی فوج میں فتح و ظفر کے نشان کے طور پر ہمیشہ موجود رہا۔ یہ بیانات ساؤل دشمنی کی وجہ سے آنکھوں میں خار بن کر کھٹکنے لگے۔ تورات کی ترتیب نو کے وقت کاہنوں نے تغیّر و تبدل کے ذریعہ اپنا راستہ صاف کر لیا۔ یہاں تک کہ قرآنِ حکیم نازل ہوا اسنے "حق بحقدار رسید" والا معاملہ کیا۔ اصل حالات کو پیش کر کے اس تحریف کو بے نقاب کر دیا۔

طالوت کے حالات نسخۂ سبعینیہ میں

ویٹی کن روم میں پوپ کی تحویل میں عہد عتیق کے یونانی ترجمہ "سبعینیہ" کا ایک نادر نسخہ موجود ہے۔ اس میں کتاب سموئیل کے بعض ایسے حصّے شامل نہیں جن میں ساؤل کو متہم کیا گیا ہے۔ کتاب سموئیل میں لکھا ہے:۔

اور دوسرے دن ایسا ہوا کہ خدا کی طرف سے بُری رُوح ساؤل پہ زور سے نازل ہوئی۔۔ تب ساؤل نے بھالا چلایا کیونکہ اسنے کہا کہ میں داؤد کو دیوار کے ساتھ چھید دونگا۔"

($\frac{18}{11-10}$)

ویٹی کن کے نسخہ میں یہ عبارت نہیں ہے کتاب سموئیل میں پھر لکھا ہے:۔

تب ساؤل نے داؤد سے کہا کہ دیکھ میں اپنی بڑی بیٹی میرب کو تجھ سے بیاہ دوں گا تو فقط میرے لئے بہادری کا کام کر اور خداوند کی لڑائیاں لڑ کیونکہ ساؤل نے کہا کہ میرا ہاتھ نہیں بلکہ فلستیوں کا ہاتھ اس پر چلے۔

(سموئیل ۱ $\frac{18}{18-17}$)

یہ حصہ بھی مذکورہ نسخہ میں شامل نہیں۔ کل ۲۹ آیات اس نسخہ میں نہیں ہیں یہ تحریف و تبدل کا واضح ثبوت ہے۔

(پیکس تفسیر بائیبل 280c)

---

[1] ویٹی کن کے نسخہ سبعینیہ میں سموئیل کی کتاب کے بعض حصّے نہیں ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ کتاب محرف و مبدل ہو چکی ہے۔
(پیکس شرح بائیبل 280a)

سکیم ناظرہ قرآن مجید ــــ اور ــــ لجنات اماء اللہ کا فرض

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ عرصہ ہوا جماعت کے سامنے یہ سکیم رکھی تھی کہ ایسا انتظام کیا جائے کہ جماعت کا کوئی مرد اور عورت اور بچہ ایسا نہ رہ جائے۔ جو کم از کم قرآن مجید ناظرہ نہ پڑھا ہوا ہو۔

اس تجویز پر عمل درآمد کرنے کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فارم چھپوا کر تمام لجنات کو بھجوائے تھے۔ تا اس سے صحیح طور پر یہ معلوم ہو سکے کہ ہر شہر میں کتنی عورتیں اور بچیاں ہیں اور ان میں سے کتنی ناظرہ جانتی ہیں اور کتنی نہیں جانتیں اور کتنی ترجمہ جانتی ہیں۔ ابھی تک صرف ۱۰۴ لجنات کی طرف سے فارم پُر ہو کر واپس آئے ہیں۔ تمام لجنات کو چاہیئے کہ جلد از جلد فارم پُر کر کے واپس دفتر کو ارسال کریں جب تک کسی شہر قصبہ یا گاؤں کی مستورات کے متعلق صحیح طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ وہاں کتنی پڑھنے والیاں ہیں انتظام نہیں کیا جا سکتا بعض فارم اس طرح پُر ہو کر واپس ہوئے ہیں کہ ان پر شہر، قصبہ یا گاؤں کا نام ہی لکھا نہیں ہوا جس سے کچھ پتہ نہیں چلتا کہ یہ کہاں سے آئے ہیں۔ فارم بھجواتے ہوئے اپنی لجنہ کا نام ضرور تحریر کریں۔ اگر کسی لجنہ کو فارم نہ پہنچا ہو تو وہ دفتر میں اطلاع دیں ان کو فارم بھجوا دئے جائیں گے۔ ۸۰ لجنات کے نام پہلی قسط میں شائع ہو چکے ہیں اس کے بعد جو فارم پُر کر کے بھجوایا ہے اور پچھلی اور اس فہرست میں ان کا نام نہیں تو براہ مہربانی اس کی نقل دوبارہ بھجوا دیں۔

ذیل میں دوسری قسط ان لجنات کی فلعور جنہوں نے سکیم ناظرہ قرآن مجید کے فارم پُر کر کے بھجوائے ہیں شائع کی جا رہی ہے۔

۱۔ ضلع جھنگ:۔ پکانوانہ ۲۔ ضلع سرگودہا:۔ خوشاب

۳۔ ضلع سیالکوٹ:۔ شہر سیالکوٹ۔ بڈھی۔ زشہرہ گگے زئیاں۔ ہیلولپور۔ مالو کے بھگت

۴۔ ضلع راولپنڈی:۔ واہ کینٹ ۵۔ ضلع گجرات:۔ چک ۲۰ براستہ ملکوال

۶۔ ضلع شیخوپورہ:۔ چھور چک $\frac{17}{L}$ ۷۔ ضلع ملتان:۔ چک $\frac{5\text{-}3}{E.B}$ فوجی والا

۸۔ ضلع گوجرانوالہ:۔ رسول نگر۔ لوپے لوالہ۔ گرمولا ورکاں۔

۹۔ ضلع منٹگمری:۔ عارف والا ۱۰۔ ضلع مردان:۔ مردان شہر

۱۱۔ ضلع مظفر گڑھ:۔ مظفر گڑھ شہر۔ چک $\frac{93}{T.D.A}$

۱۲۔ سابق صوبہ سندھ:۔ گوٹھ غلام محمد چیمہ۔ حسن بادہ۔ رحیم یار خان۔ محمد آباد اسٹیٹ

۱۳۔ ضلع لاہور:۔ لاہور شہر۔ قصور

نوٹ:۔ جن لجنات کی طرف سے فارم ہو کر واپس آگئے وہ باقاعدگی سے اطلاع دیتی رہیں کہ ناظرہ اور ترجمہ قرآن مجید پڑھانے کا انہوں نے کیا انتظام کیا ہے؟ اور کیا ترقی ہو رہی ہے۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست دُعا

میری لڑکی عزیزہ خورشیدہ بیگم عرصہ تقریباً پانچ سال سے بعارضہ پیچش بیمار ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

رحمت علی سیکرٹری مال
جماعت احمدیہ
دھوریہ۔ ضلع گجرات

پتہ مطلوب ہے

مکرم محمد صدیق صاحب ولد شیخ فضل کریم صاحب مرحوم آف بالاکوٹ ضلع ہزارہ جو پہلے موضع کھوتنیاں ضلع جہلم میں آباد ہوئے۔ ان کے موجودہ پتہ کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے اگر کسی دوست کو ان کا ایڈریس معلوم ہو یا محمد صدیق صاحب اس اعلان کو پڑھیں تو ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ)

مکرم ڈاکٹر قاضی محمد لطیف صاحب جے پوری مرحوم

(مکرم محمد یونس صاحب سکھر)

میرے عزیز ترین خالہ زاد بھائی اور بہنوئی ڈاکٹر قاضی محمد لطیف صاحب جے پور (انڈیا) میں، ۶ جون ۱۹۶۶ء کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کا تعلق قاضی فیملی سے تھا۔ آپ حضرت مولوی کرم الٰہی صاحب مرحوم و مغفور کے پوتے (جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی) تھے۔ اور محترم خالو جان ڈاکٹر محبوب عالم صاحب کے صاحبزادے تھے۔ خالو جان ملازمت کے سلسلہ میں جے پور تشریف لے گئے اور پھر وہاں ہی مستقل سکونت اختیار کر لی۔ برادرم مرحوم کی تعلیم و تربیت محترمہ خالہ جان مرحوم مغفورہ نے ایسے رنگ میں کی کہ وہ ایک خدا نما وجود بن گئے اور دوسروں کے لئے رشد و ہدایت کا موجب ہوئے۔ انہوں نے ۱۹۱۸ء کے قریب آگرہ سے M.B.B.S کا امتحان اعلیٰ اعزاز سے پاس کیا اور بعد ازاں جے پور میں بطور ڈاکٹر ملازمت اختیار کر لی۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں ہماری ہمشیرہ کی شادی اُن سے ہوئی۔ جس سے تعلق اور مضبوط ہو گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہمارے والد میاں محمد علی صاحب آف ایمن آباد احمدی نہ تھے۔ مگر برادرم مرحوم کے اعلیٰ کردار و اخلاق کے معترف تھے اور یہی حسن سلوک اس شادی کا موجب ہوا۔ جب سنہ ۱۹۳۰ء میں ہمارے والد صاحب مرحوم کا انتقال ہوا تو انہوں نے ہمیں اپنے سایہ میں لے لیا۔ اور پھر انہی کی وجہ سے ہمیں احمدیت کا نور حاصل ہوا۔ میری طرف سے اگر کبھی کوئی زیادتی ہو جاتی تو بڑے ہی پیار سے احمدیت کی صداقت واضح کرتے اور مجھے لاجواب کر دیتے بالآخر دلائل و براہین نے ہمارے گھر میں احمدیت کی شمع روشن کر دی۔ وہ فن تحریر و تقریر دونوں میں مہارت تامہ رکھتے تھے اور جہاں تک مجھے علم ہے وہ صاحب کشف و رؤیا تھے جے پور میں ان کا سلوک غیر مسلموں کے ساتھ ایسا مشفقانہ تھا کہ پاکستان بننے پر وہ جے پور ہی میں ٹھہرے رہے۔ جوانی کے وقت سے تہجد گزار تھے اور اپنے مریضوں کے لئے اکثر تہجد میں دعا فرمایا کرتے تھے دیانتداری کا یہ عالم تھا کہ جب بعض لوگ معائنہ کی فیس میں کھوٹے روپے دے دیتے۔ تو آپ محلہ موتی کٹرہ کے سنار کے ہاتھ نہایت ہی کم قیمت میں فروخت کر دیتے تھے اور خود نقصان برداشت کر لیتے تھے۔ لیکن ان کھوٹے سکوں کو آگے لین دین میں چلنے نہیں دیتے تھے۔ اسی طرح خندہ پیشانی جو مومن کی علامت ہوتی ہے۔ ان کے چہرہ پر ہمیشہ نمایاں رہتی تھی۔ علم دین بھی انہیں اللہ تعالیٰ نے وافر عنایت فرمایا تھا۔ وہ بیک وقت متقی ڈاکٹر، ثالث اور خطیب تھے۔ مجھے وہ وقت نہیں بھولے گا کہ جب جمعہ کے روز خاص اہتمام ہوتا تھا اور ہم لوگ موتی کٹرہ سے برادرم ڈاکٹر احمد صاحب مرحوم کے ہاں نواب صاحب کی حویلی میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے جاتے تھے اور اُن کے پند و نصائح نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات سنا کرتے تھے ان کی آواز بڑی دلکش اور لہجہ بڑا ہی پیارا تھا۔ خطبہ کے وقت ایسے معلوم ہوتا تھا کہ آسمان سے نور کی بارش ہو رہی ہے۔ اور وہ کمرہ جس میں جمعہ ہوتا تھا بقعۂ نور ہے۔ دنیاوی امور میں ان کا طرز پند و نصائح ایسا موثر ہوتا تھا کہ اکثر لوگ ان کی بات کے قائل ہو جاتے تھے۔ غرض مرحوم احمدیت کے ایک مخلص خادم تھے۔

سلسلہ کے لئے بڑی ہی غیرت رکھتے تھے۔ اور عمر بھر وہ اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرتے رہے اُن کا تمام افراد جماعت پر یہ حق ہے کہ وہ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔ اور ان کے پسماندگان کے لئے بھی کہ ایسے والد کی اولاد کو اللہ تعالیٰ اپنی بیش بہا عنایات سے نوازے اور وہ اپنے والد ماجد کی نیکی اور تقویٰ کو قائم رکھنے والے ہوں اور اُن کے نقش قدم پر چلیں۔ آمین۔

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۸/۲۹ مئی ۱۹۶۶ء کی درمیانی شب خاکسار کی والدہ محترمہ کا بمقام کراچی انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کراچی میں احمدی احباب کو بروقت اطلاع نہ ہو سکی۔ لہٰذا احباب مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں اور مغفرت کے لئے دعا فرماویں۔ مرحومہ کے والد محترم یعنی خاکسار کے نانا حضرت مولوی اللہ دتا صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے

خاکسار ملک بشیر احمد
پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ایگزیکٹو انجینئر بھوانہ بازار لائل پور شہر

داخلہ جامعہ احمدیہ

جامعہ احمدیہ میں نئے سال کے نئے طلباء کا داخلہ ۱۰-۱۱-۱۲ ستمبر ۱۹۶۶ء کو روزانہ صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک ہوا کرے گا۔ امیدوار مقررہ وقت پر جامعہ احمدیہ میں پہنچ جائیں۔ بہتر ہوگا کہ داخلہ کا فارم دفتر سے حاصل کرکے اور پُر کرکے ساتھ لیتے آویں۔

داخلہ کا معیار کم از کم میٹرک پاس ہے۔ البتہ ایف اے یا بی اے پاس بھی جو تبلیغی لائن اختیار کرنا چاہتے ہوں۔ داخل ہو سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ پراسپکٹس خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

احمدی بچوں کا اخلاص

(خدا کے فضل سے جماعت کے بچوں میں بھی اخلاص پایا جاتا ہے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک میں محبت و عقیدت کے جذبہ سے بچے بھی حصہ لینا سعادت سمجھتے ہیں ذیل کا خط ایک احمدی بچہ کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس بچہ کی قربانی کو نوازے اور اخلاص کو قبول فرمائے (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

"میں چھٹی جماعت کا ایک طالب علم ہوں۔ کوئی آمدنی پیدا کرنے سے معذور ہوں۔ تاہم محنت اور والدین سے خرچ میں ملنے والی رقم سے کچھ جمع کرتا رہوں گا۔ اس طرح دس روپے بنا کر فضل عمر فاؤنڈیشن میں حصہ لینے کی سعادت پا سکوں گا۔ سر دست میری طرف سے دس روپے کا وعدہ فاؤنڈیشن کے لئے قبول فرمائیے۔ میں نے وظیفہ کا امتحان دیا ہوا ہے۔ اگر محض خدا تعالیٰ کے فضل سے وظیفہ مل گیا۔ تو پھر تین سالوں میں شاید تیس روپے سے بھی زیادہ دے سکوں۔ آپ میرے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار محمد طارق اسلام متعلم جماعت ہشتم B گورنمنٹ ہائی سکول دال راز معاردام ملتان ہو سا)

تعزیتی قرارداد

جماعت احمدیہ چکوال کا یہ ہنگامی اجلاس حضرت مولوی عبد المغنی صاحب رضی اللہ عنہ امیر جماعت احمدیہ ضلع جہلم کی اچانک وفات پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک ممتاز خادم تھے۔ آپ کو نہ صرف صحابہ حضرت مسیح موعودؑ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ بلکہ آپ تین سو تیرہ اولین صحابہ میں بھی شامل تھے آپ کے والد حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی رضی اللہ عنہ سلسلہ کے ایک بہت بڑے عالم تھے۔ اور بزرگ تھے۔ حضرت مولوی عبد المغنی صاحب اپنے والد بزرگوار کے سچے جانشین ثابت ہوئے اور اپنی لمبی زندگی کے بیشتر اوقات آپ نے خدمت دین میں صرف کئے۔ امیر جماعت ضلع جہلم کی حیثیت سے آپ کی خدمات بے حد قابل قدر اور شاندار ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور جنت الفردوس میں بلند سے بلند تر مقام عطا فرمائے۔ نیز جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(ہم ہیں اراکین جماعت احمدیہ چکوال)

احباب محتاط رہیں

ضلع گجرات کے بعض افراد مختلف حیلوں بہانوں سے جماعت کے متمول اور مخیر احباب سے بھاری رقوم بٹورنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ان میں سے چند محتاج بھی ہیں۔ لیکن انہوں نے امداد حاصل کرنے کا جو طریق اختیار کر رکھا ہے وہ سخت قابل اعتراض ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا معروض ہوں کہ احباب محتاط رہیں۔ اور میرے مشورہ کے بغیر انہیں کوئی رقوم نہ بھجوایا کریں

خاکسار بشیر احمد ایڈووکیٹ

امیر جماعت ہائے احمدیہ

ضلع گجرات

(۲)

ایک شخص شہزادہ محمد اسلم سکنہ پنڈی بوٹا سنگھ ضلع گوجرانوالہ اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرکے جماعتوں میں پھرتا ہے احباب محتاط رہیں۔ یہ شخص قابل اعتماد نہیں نقصان کا باعث ہو سکتا ہے۔

ناظر امور عامہ

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

رجسٹریشن بورڈ کے امتحان کے لئے

ہومیو رجسٹریشن گائیڈ (سوال جواب)

۵/۰ میں منگوائیے۔ ایچ پی فاروقی ہومیو کنجاہ ضلع گجرات

انیس۱۹ سالہ کتاب دفتر دوم کی تیاری

کے سلسلہ میں

سیکرٹریان تحریک جدید کیلئے ضروری ہدایات

(۱) سیکرٹریان تحریک جدید کو انیس سالہ کتاب دفتر دوم کے مسودہ کے فارم الگ طور پر بذریعہ ڈاک بھجوا دئے گئے ہیں۔ اگر کسی جماعت میں ہنوز وہ نہ پہنچ سکے ہوں۔ تو دفتر ہذا سے رجوع فرمایا جائے۔

(۲) سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے۔ کہ وہ مرسلہ فارم کے نمونہ کے مطابق اپنی اپنی جماعت میں ریکارڈ مکمل کرنے کی سعی فرمائیں۔ جو معلومات مقامی طور پر حاصل نہ ہو سکیں۔ وہ مرکز سے حاصل کر لی جائیں۔

(۳) اس سلسلہ میں سیکرٹریان حضرات کو سب سے پہلا کام یہ کرنا ہوگا کہ مرسلہ فارم کے نمونہ کی لکیریں سادہ کاغذوں پر لگا کر حسب ضرورت مزید فارم تیار کر لئے جائیں اور ان کی جماعت کے جس قدر دوست دفتر دوم میں یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے پہلے کم از کم تین سال حصہ لیتے رہے ہوں۔ ان کی مکمل فہرست بشمول نام ولدیت/زوجیت اور عمر اندازاً تیار کرکے دفتر ہذا کو مہیا فرما دیں۔ بقیہ حصہ ریکارڈ جماعتوں میں مرکز کی امداد سے بعد میں مکمل ہوتا رہے گا۔

(۴) ۱۹۴۵ء-۴۴ء تا ۱۹۶۲ء-۶۳ء کے عرصہ میں جو مجاہدین اپنے مولا کریم کو پیارے ہو گئے انہیں بھی فہرست مذکورہ میں شامل کر لیا جائے۔ اور اُن کے نام کے آگے وفات کا سن درج فرما دیا جائے۔

(۵) مذکورہ کتاب کی تیاری کا کام بظاہر بڑا وقت طلب ہے۔ لیکن اگر تدریجاً کیا جائیگا تو ان شاء اللہ بہت سی مشکلیں خود بخود آسان ہو جائیں گی۔ سو سیکرٹریان کرام کا شق نمبر ۳ میں جو سب سے پہلا کام بیان کیا گیا ہے۔ اسے حقیقتاً سب سے پہلے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ اس پہلے مرحلے میں کامیاب ہو گئے تو ان شاء اللہ کتاب مذکورہ کی تکمیل بہت جلد ہو جائے گی سو مکرر درخواست ہے کہ اعلان ہذا پڑھتے ہی سب سے پہلے شق نمبر ۳ پر عمل درآمد فرمائیے۔ دفتر ہذا بڑی شدت سے آپ کی جماعت کی فہرست کا منتظر ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مکرم مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کی

پشاور سے تبدیلی پر الوداعی تقریبات

مکرم مولانا چراغ الدین صاحب مربی انچارج پشاور مورخہ ۲۳ مئی ۶۶ء سے ایبٹ آباد تبدیل ہو گئے ہیں۔ آپ بارہ سال تک پشاور میں سلسلہ کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پشاور سے تبدیلی پر آپ کے اعزاز میں مختلف احباب جماعت کے علاوہ مجلس انصار اللہ مجلس خدام الاحمدیہ مجلس عاملہ مقامی کی طرف سے مورخہ ۲۱ اور ۲۲ مئی کو مسجد احمدیہ شہر اور سول کوارٹرز میں الوداعی پارٹیاں دی گئیں۔ اور آپ کی دینی خدمات کو سراہا گیا۔ مورخہ ۲۳ مئی کو G.T.S کے اڈہ پر جماعت کے احباب نے آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنا کر اپنی محبت کا اظہار کیا۔ اور دعاؤں کے ساتھ آپ کو الوداع کیا۔

مکرم مولوی صاحب موصوف کی تبدیلی کی خبر پشاور کے روزنامہ اخبارات انجام بانگ حرم شہباز اور خیبر میل میں نمایاں طور پر شائع ہوئی۔

(دین محمد شاہد۔ ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ مقیم پشاور)

اعلان دار القضاء

مکرم سید محمد یونس صاحب ابن ڈاکٹر غلام غوث صاحب مرحوم کی درخواست پر مکرم چوہدری جمال الدین صاحب گل آف لاہور کی درخواست بنام سید محمد یونس صاحب موصوف کی دوبارہ سماعت بتاریخ ۳ جولائی ۶۶ء بوقت ۸ بجے صبح دفتر وکالت قانون ربوہ میں مکرم قریشی عبد الرشید صاحب قاضی سلسلہ فرمائیں گے۔ چونکہ مکرم سید محمد یونس صاحب کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں دی جا سکی اس لئے اعلان کیا گیا ہے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

تریاقِ اٹھراء۔ اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے ۱۵/ ۔ نورِ نظر اولادِ نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے ۲۵ ۔ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔

منددجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں یہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مالی اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۲۶۹:۔ میں بشیر احمد ولد محمد ابراہیم قوم راجپوت پیشہ بوٹ میکر عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔

۱۔ مکان پختہ ایک کمرہ واقع محلہ دارالعلوم ربوہ بلاک نمبر ۴ جس کی موجودہ مالیت ۸۵۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

۲۔ میری آمد اس وقت -/۳۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

العبد:۔ بشیر احمد بقلم خود۔ دکاندار گولبازار ربوہ
گواہ شد:۔ اللہ بخش صدر محلہ دار الصدر غربی ربوہ۔ ضلع جھنگ
گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ربوہ

مسل نمبر ۱۸۲۷۰:۔ میں نصرت پروین زوجہ سعید اللہ خان قوم پٹھان عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۳/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے حق مہر ڈیڑھ ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔ زیور اڑھائی تولہ جو ایک جوڑی کانٹے وزن ۱ تولہ۔ ایک عدد سوئی وزن ۱ تولہ اور دو عدد انگوٹھیاں وزن تقریباً ۱/۲ تولہ پر مشتمل ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ نصرت پروین زوجہ سعید اللہ خان
گواہ شد:۔ سعید اللہ خان۔
گواہ شد:۔ عبد الرشید ولد عبد الحق صاحب ساکن دار الیمن۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ

مسل نمبر ۱۸۲۷۱:۔ میں سیدہ ثریا جبین زوجہ سید محمد احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ہے ماسوا حق مہر مبلغ تین ہزار روپے جو ابھی بذمہ خاوند ہے۔

۲۔ میرا زیور حسب ذیل ہے:۔

طلائی چوڑیاں ۴ عدد وزنی ۱۰ تولے
گلوبند طلائی ایک عدد وزنی ۳ تولے
کانٹے طلائی وزن ۲ تولے
انگوٹھیاں طلائی ۴ عدد وزن ۴ تولے
کل وزن ۱۳ تولے

(پندرہ صد بیاسی روپے)

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جاوے۔

الامۃ سیدہ ثریا جبین
گواہ شد: سید محمد احمد خاوند موصیہ دار الرحمت شرقی۔ ربوہ
گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور

مبلغ تین ہزار روپے حق مہر میری بیوی کا میرے ذمہ واجب الادا ہے میں اس کے حصہ وصیت ۱/۱۰ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔

العبد:۔ سید محمد احمد خاوند موصیہ موصی نمبر ۹۶۱۵ دار الرحمت شرقی۔ ربوہ
گواہ شد:۔ سید محمد لطیف نیشنل صدر انجمن احمدیہ
گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۲۷۲:۔ میں چوہدری محمد اسلم خان ولد ڈاکٹر محمد انور خان مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت بنک عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن بیت الحمد اسلامیہ پارک فردوسی سٹریٹ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ اپریل ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اپنی جائداد کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

روپے ماہوار ملتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اور ہر ماہ حصہ آمد کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں آئندہ جو ترقی ہر سال اس تنخواہ میں ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی سمجھی جائے گی۔

۲۔ ماہانہ تنخواہ کے علاوہ مجھے حالات کے مطابق بنک کی جانب سے ایک یا دو ماہ یا اس سے زیادہ ماہ کی تنخواہ کے برابر بونس بھی ملتا ہے۔ سال کے خاتمہ پر جس قدر رقم مجھے بطور بونس کے ملے گی اس کا ۱/۱۰ حصہ میں صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرونگا۔

(۳) تنخواہ اور بونس کے علاوہ مبلغ پانصد روپے یا اس سے زیادہ مجھے خصوصی الاؤنس بھی ملتے ہیں جو مجھے بنک کے مفاد کے سلسلہ میں ہی خرچ کرنے ہوتے ہیں اور میں اسی مد میں انہیں صرف کرتا ہوں ان کا شمار میں نے اپنی ماہوار آمد میں نہیں کیا۔ اس لئے اس وصیت کا اطلاق ایسے الاؤنسز پر نہیں ہوگا۔

۴۔ اگر مندرجہ بالا آمد کے علاوہ میرا کوئی اور ذریعہ آمدنی کا پیدا ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور ایسی آمدنی کے پیدا ہونے کی صورت میں مرکز کو میں خود مطلع کروں گا اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا میں ذمہ دار ہوں گا۔

(۵) میری ذاتی جائداد کوئی نہیں والد صاحب مرحوم کی چھوڑی ہوئی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کا میں وارث ہوں موجودہ قیمت اس حصہ کی اندازاً ۱۰ ہزار روپے بنتی ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں گا (۶) جو بھی جائداد آئندہ میں خود پیدا کروں یا مجھے کسی اور جانب سے ملے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان وارث ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

یہ وصیت میری وفات کی صورت میں میرے تمام ترکہ پر حاوی ہوگی۔

یہ وصیت یکم مئی ۱۹۶۶ء سے نافذ سمجھی جائے۔

العبد:۔ محمد اسلم خان۔
گواہ شد:۔ محمد احمد خان ولد محمد انور خان صاحب مرحوم۔ برادر موصی
۱۸ فردوسی سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور
گواہ شد:۔ محمد اکرم خان ولد ڈاکٹر محمد انور خان صاحب مرحوم۔ برادر موصی۔ بیت الحمد

ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ تربیتی مجلہ ہے، اس کا ہر گھر میں پہنچنا ضروری ہے
سالانہ چندہ صرف چھ روپے
(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ سے بہتر اور خوبصورت رنگ تم پر اور کون چڑھا سکتا ہے

اس رنگ کے بعد تم ایک حسین ترین وجود بن جاؤ گے جسے دیکھ کر دنیا کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۳۹) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ۔ جیسا بندہ میرے متعلق گمان کرتا ہے ویسا ہی میں اس سے سلوک کرتا ہوں۔ وہ لوگ جن کے دلوں میں اپنی عظمت کا احساس نہیں ہوتا یا خدا تعالیٰ کے متعلق یقین نہیں ہوتا اُن کو کچھ نہیں ملتا۔ لیکن جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں معزز بنایا ہے اور بڑی بڑی طاقتیں عطا کی ہیں اور وہ یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بڑا رحم کرنے والا ہے اور بڑے بڑے انعام دینے والا ہے وہ خالی نہیں رہتے بلکہ اپنے ظرف کے مطابق اپنا حصہ لے کر رہتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ نے اس آیت میں توجہ دلائی ہے کہ تم دنیا میں کسی نہ کسی کا رنگ اختیار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اور جب تم نے بہر حال کسی کا رنگ اختیار کرنا ہے تو ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ تم اپنے دوستوں کا رنگ اختیار نہ کرو۔ تم اپنے بیوی بچوں کا رنگ اختیار نہ کرو۔ تم اپنے ماحول کا رنگ اختیار نہ کرو۔ تم اپنی حکومت کا رنگ اختیار نہ کرو بلکہ تم خدائے واحد کا رنگ اختیار کرو کیونکہ اسی نے تم کو پیدا کیا ہے اور اسی سے تعلق ہی تمہاری نجات کا موجب ہو سکتا ہے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً اور اللہ تعالیٰ سے بہتر اور خوبصورت رنگ تم پر اور کون چڑھا سکتا ہے۔ اس رنگ کے بعد تم بہروپیے نہیں ہو گے بلکہ ایک حسین ترین وجود بن جاؤ گے جسے دیکھ کر دنیا کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی اور وہ تمہیں اپنے مکالمات و مخاطبات سے مشرف کرے گا۔ تم پر اپنے غیب کے اسرار کھولے گا اور تمہیں اپنے غیر معمولی انعامات سے بہرہ ور فرمائے گا۔" (تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۲۱۸-۲۱۷)

قیادت ایثار

اور انصار اللہ

قیادت ایثار کے سلسلہ میں سالانہ ہدایات سب کے پاس موجود ہوں گی اور ان پر حسب استطاعت عمل کرنے کی بھی سعی جاری ہو گی۔ مگر اب مناسب سمجھا گیا ہے کہ سہ ماہی رواں یعنی جون جولائی اور اگست میں تین امور کی طرف غیر معمولی توجہ دی جائے۔ اور وہ یہ کہ بوجہ غربت کسی ایک آدھ فرد کو بھی فاقہ نہ کرنا پڑے۔ آنے والے موسم برسات میں زیادہ سے زیادہ سایہ اور پھلدار درخت لگائے جائیں۔ نیز اپنے جسم گھر اور ماحول کی صفائی کی طرف نتیجہ خیز توجہ دی جائے اور ہر ماہ کے آخر میں ان امور کے بارے میں بہر صورت رپورٹ دی جائے چاہے پوسٹ کارڈ پر ہی کیوں نہ ہو۔

(قائد ایثار
مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تعلیم القرآن کلاس اور لجنات کا فرض

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ۔ صدر لجنہ مرکزیہ)

یکم جولائی سے ایک ماہ کے لئے نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام تعلیم القرآن کلاس کا اجرا ہو رہا ہے کلاس مسجد مبارک میں لگے گی مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہو گا۔ لجنات کو چاہئیے کہ گرمیوں کی تعطیلات سے فائدہ اٹھا کر طالبات کو اس میں پڑھنے کے لئے بھجوائیں۔ جو پڑھنے کے لئے آئیں کم از کم میٹرک پاس ہوں یا اس سے کم تعلیم ہو ۲۱ سے ۳۰ پارے تک تفسیر قرآن مجید پڑھائی جائے گی اس کے علاوہ حدیث کی کتاب ریاض الصالحین پڑھائی جائے گی اور مختلف مسائل پر علماء کے لیکچر ہوں گے۔ آنے والی طالبات کاپیاں، قلم دوات، پنسل اور قرآن مجید اور ریاض الصالحین ساتھ لے کر آئیں۔

مستورات کی رہائش کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام جامعہ نصرت ہوسٹل میں کیا جائے گا۔ آنے والی خواتین آنے سے قبل اپنی تعداد اور پہنچنے کے وقت سے مطلع فرمائیں۔ تمام لجنات کوشش کریں کہ کم از کم ایک بہن ضرور ان کی طرف سے آئے۔ لیکن ایسی بہن کو بھجوائیں جو یہاں سے فائدہ اٹھا کر اور واپس جا کر اپنی لجنہ اماء اللہ میں کام کر سکے۔

درخواست دعا

خاکسار کے والد مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ ایک بیماری سے نجات ملتی ہے تو دوسری لاحق ہو جاتی ہے یا بیماری کی اصل تشخیص ہی نہیں ہو سکتی ہے۔ بہت علاج کے باوجود کوئی افاقہ نہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے والد صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(راجی لے عابد۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کیلنڈر ۱۹۶۶ء کے مطابق ۲ر جولائی کو عید میلاد النبی ہوئی۔ جماعت احمدیہ اس موقعہ پر جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کرتی ہے۔ چنانچہ امسال بھی جماعت ہائے احمدیہ اس دن حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے شایان جلسے منعقد کریں۔ جلسوں میں سیرۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا جائے تاکہ اپنے اور بیگانے سب آنجناب کی سیرۃ طیبہ اور اخلاق عالیہ سے واقف ہوں۔

احباب کو معلوم ہے کہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی تحریک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی تھی۔ اور ربع صدی سے زیادہ عرصہ گزر رہا ہے کہ ہر سال کامیابی سے یہ دن منایا جا رہا ہے۔ امسال ۲ر جولائی بروز ہفتہ یہ دن پوری شان سے منایا جائے اور رپورٹیں مرکز میں بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

زعماء انصار اللہ سے گزارش

سال رواں کی پہلی ششماہی ختم ہونے میں چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ اس وقت تک تمام مجالس کو اپنے ذمہ کا نصف چندہ ادا کر دینا چاہیئے تھا۔ بعض مجالس نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ لہٰذا تمام زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ اس کمی کو پورا کرنے کی طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

۲۔ ہمارے زمیندار بھائی اپنے ذمہ کا چندہ بالعموم فصل کی برداشت پر ادا کیا کرتے ہیں اس لئے زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ فصل کی برداشت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اراکین انصار اللہ سے ان کے ذمہ کا چندہ وصول کر کے جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)